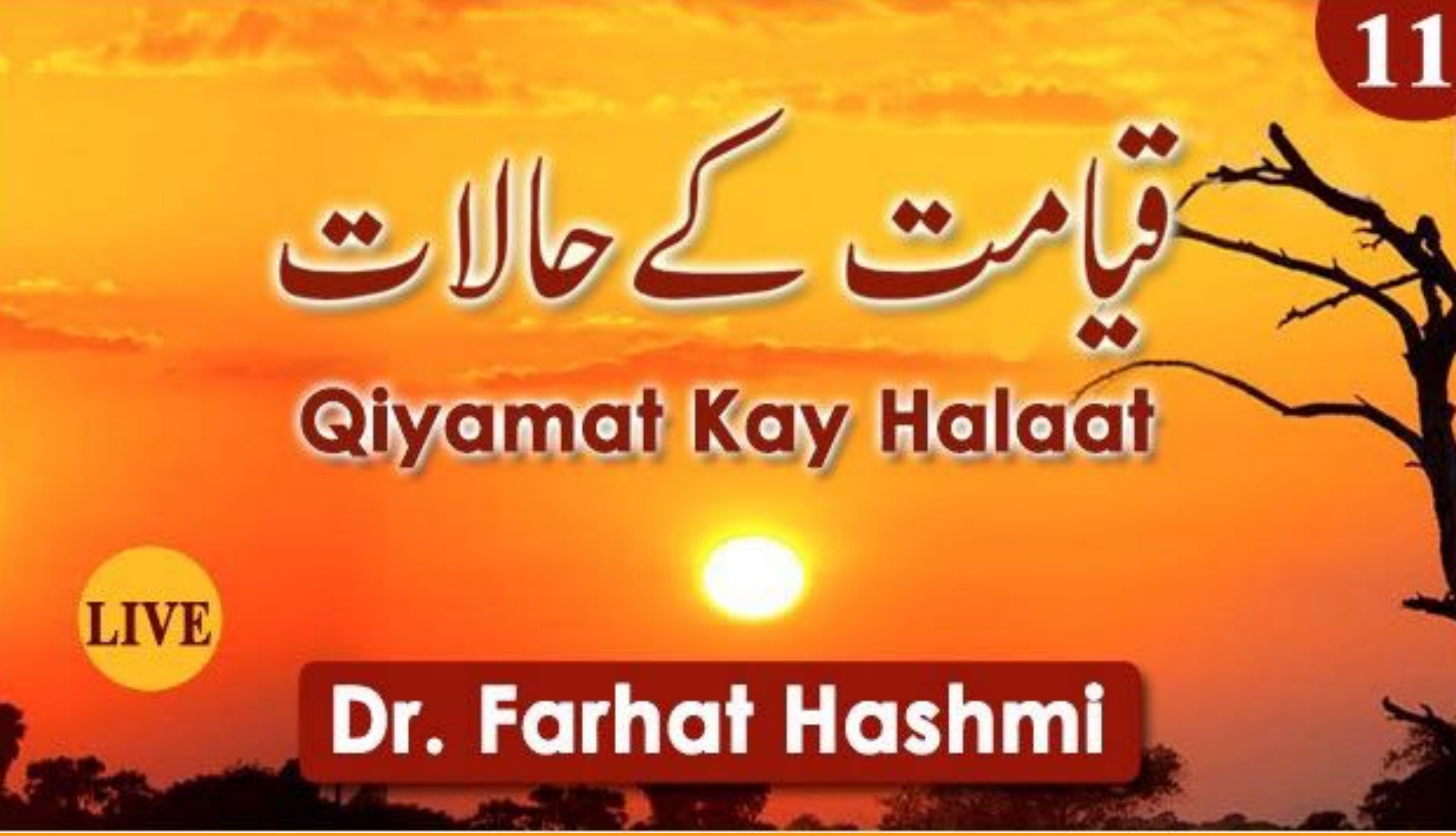

قیامت کے دن کے حالات

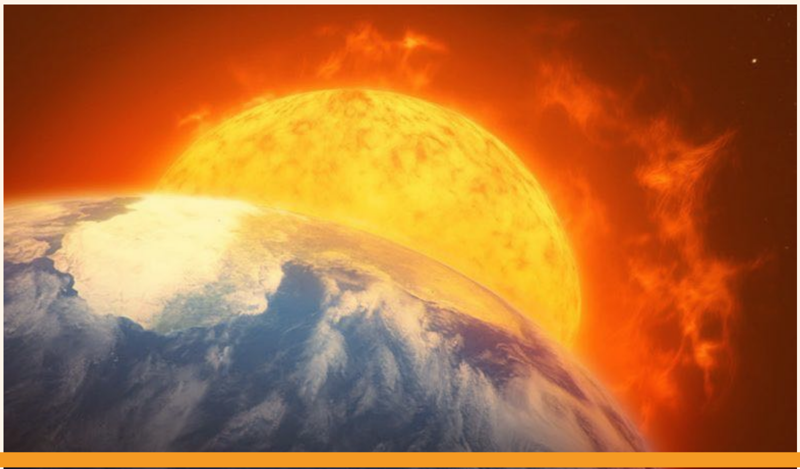

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کا دن

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ () وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ () أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ () بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ () بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ () يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ () فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ () وَخَسَفَ الْقَمَرُ () وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ () يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ () كَلَّا لَا وَزَرَ () إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ

(القیامۃ:12-1)

نہیں، میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں ! اور نہیں، میں بہت ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں ! کیا انسان گمان کرتا ہے کہ بیشک ہم کبھی اس کی ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں ؟ (ہم انھیں اکٹھا کریں گے) اس حال میں کہ ہم قادر ہیں کہ اس (کی انگلیوں) کے پورے درست کر (کے بنا) دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے (آنے والے دنوں میں بھی) نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے اٹھ کھڑے ہونے کا دن کب ہوگا ؟ پھر جب آنکھ پتھرا جائے گی۔ اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کردیے جائیں گے۔ اور انسان اس دن کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ؟ ہرگز نہیں، پناہ کی جگہ کوئی نہیں۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا ٹھہرنا ہے

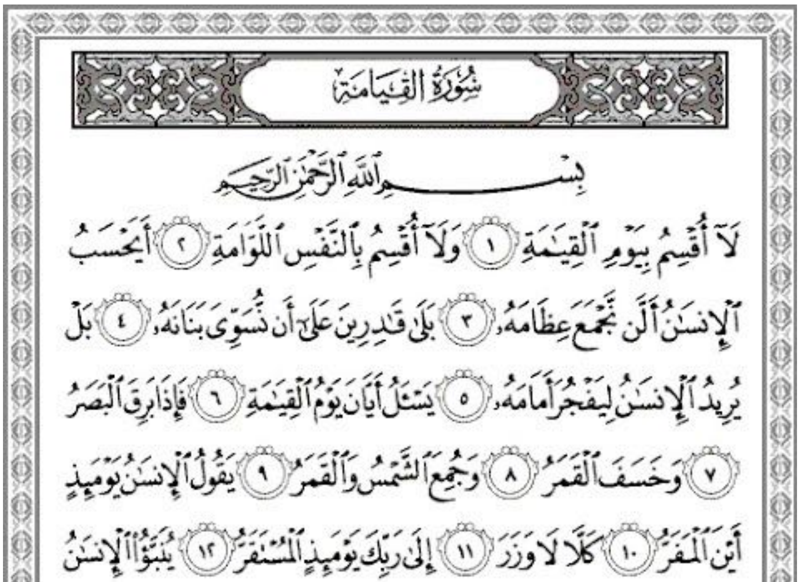
سُورَةُ القِيَامَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ أَيَحْسَبُ
ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿٤﴾ بَلْ
يُرِيدُ ٱلْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ ٱلْبَصَرُ
﴿٧﴾ وَخَسَفَ ٱلْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ ٱلْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍ
أَيْنَ ٱلْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا۟ ٱلْإِنسَٰنُ

قیامت کے دن کے حالات

- میزان
- میزان میں بھاری اعمال
- میزان میں بے وزنی اعمال

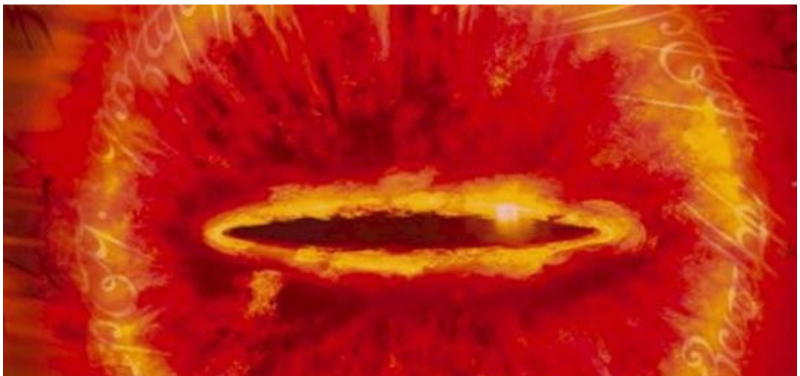

میزان / ترازو

پیشی مکمل ہو جانے کے بعد نامہ اعمال تولے جانا

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب حساب ختم ہوجائے گا تو اس کے بعد اعمال کو تولہ جائے گا کیونکہ اعمال کا وزن بدلہ دینے کے لیے کیا جائے گا، تو اس طرح اعمال کا وزن محاسبے کے بعد ہی ہونا چاہیے،

کیونکہ محاسبہ اعمال کا اندازہ کرنے کے لیے ہوگا اور اعمال کا وزن ان کی مقدار کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جائے گا تاکہ بدلہ اعمال کے موافق ہو۔

[ما هو الميزان يوم القيامة؟ - شبكة الألوكة]

میزان سے مراد

میزان کیا ہے؟

لغت میں میزان اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے چیزوں کے ہلکا اور بھاری ہونے کے اعتبار سے ان کی مقدار معلوم کی جاسکے،

اور شرع میں یہ ایک حقیقی ترازو ہے اس کے دو پلڑے ہوں گے۔

اللہ عزوجل قیامت کے دن بندوں کے اعمال تولنے کے لیے میزان رکھے گا یہ ایک بہت باریک حساب کرنے والا ترازو ہوگا، نہ ہی وہ وزن میں اضافہ کرے گا اور نہ ہی کمی کرے گا، اس ترازو کی جسامت اور مقدار کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

[ما هو الميزان يوم القيامة؟ - شبكة الألوكة]

میزان برحق ہے

وَنَضَعُ الموازين القسط لِيَوْمِ القيامة فَلاَ تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وكفى بِنَا حَاسِبِينَ [الأنبياء:47]

اور ہم روز قیامت انصاف کے ترازو رکھیں گے اور کسی کی کچھ بھی حق تلفی نہ ہوگی اور اگر کسی کا رائی کے دانہ برابر بھی عمل ہوگا تو وہ بھی سامنے لائیں گے اور حساب کرنے کو ہم کافی ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ... (الأنبياء:47)اور ہم قیامت کے دن ایسے ترازو رکھیں گے جو عین انصاف ہوں گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ترازو قائم ہونے کا ذکر کیا ہے پس جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو رد کیا اس نے اللہ عزوجل کے ارشاد کو رد کیا۔ -

(فتح الباري: 10/391[.-35](الميزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد)

تمام سلف صالحین کا اس پر اجماع ہے کہ قیامت کے دن میزان میں حساب وکتاب ہونا برحق ہے۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سنت میں دس چیزیں ہیں تو جس میں وہ دس چیزیں پائی جائیں گی اس نے سنت کو مکمل کرلیا اور جس نے ایک چیز بھی چھوڑ دی تو گویا اس نے سنت کو چھوڑ دیا،

(1)۔تقدیر کا اثبات،

(2)۔ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو باقی صحابہ پر مقدم کرنا،

(3)۔حوضِ کوثر کا اثبات،

(4)۔شفاعت کا اثبات،

(5)۔میزان کا اثبات ،

(6)۔پل صراط کا اثبات ،

(7)۔ایمان قول اور عمل کا نام ہے،

(8)۔قرآن اللہ کا کلام ہے،

(9)۔عذابِ قبر کا اثبات،

(10)۔قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانا اور گواہی کے ذریعے کسی مسلمان کا حق نہ کاٹنا۔-35[الميزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

انصاف کے ترازو

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ترازو قائم کرے گا، پس بندوں کے اعمال انتہائی عدل و انصاف پر بنی طریقے سے تولے جائیں گے،

پس اللہ خیر اور شر میں سے کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کرے گا، پس اللہ کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کرے گا،

اور اگر اس کا عمل ذرے کے برابر خیر یا شر والا ہوگا تو اللہ اس کو بھی حاضر کردے گا،

کیونکہ اس پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے اور اللہ سبحانہ حساب لینے والا کافی ہے کیونکہ وہ بندوں کے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے۔ 35[-المیزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ, وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ [الأعراف:9-8]

اور اس دن وزن حق ہے، پھر وہ شخص کہ اس کے پلڑے بھاری ہوگئے، تو وہی کامیاب ہونے والے ہیں ۔ اور وہ شخص کہ اس کے پلڑے ہلکے ہوگئے تو یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا۔

پلڑوں کے وزن کے حساب سے انجام ہونا

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ (7) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (8) فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ (9) وَمَا أَدْرَاكَ مَاهِيَهْ (10) نَارٌ حَامِيَةٌ [القارعة:11-7]

پھر جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوئے وہ تو دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے پلڑے ہلکے ہوئے تو اس کا ٹھکانا یہ گہری کھائی ہوگا اور آپ کیا جانیں کہ وہ کیا چیز ہے ؟ وہ آگ ہے بھڑکتی ہوئی۔

طبری نے اپنی تفسیر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کا حساب کیا جائے گا پس جس کی نیکیوں میں سے ایک نیکی بھی اس کی برائیوں سے زیادہ ہوگئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور جس کی برائیوں میں سے ایک برائی بھی اس کی نیکیوں سے زیادہ ہوگئی وہ آگ میں داخل ہوجائے گا اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوجائیں گی وہ اعراف والے لوگوں میں سے ہوجائے گا۔

اللہ بندے کے ہر چھوٹے اور بڑے عمل کا عدل پر مبنی محاسبہ کرے گا ورنہ اللہ کا فضل بہت وسیع ہے اور کتنے ہی ایسے لوگ ہوں گے جو گناہوں میں ڈوب چکے ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی کانوں تک گناہوں میں ڈوب چکا ہوگا۔

پھر اللہ کی رحمت اس کو شامل حال ہوگی جب تک کہ وہ مشرک نہیں ہوگا جیساکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ...

(النساء:48)بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا۔

[صفة الميزان الذي توزن به الأعمال يوم القيامة - إسلام ويب]

میزان کی وسعت اور بڑائی

نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن (بڑے بڑے) ترازو رکھے جائیں گے، ان میں زمین و آسمان کا وزن بھی کیا جا سکے گا۔ فرشتے پوچھیں گے: اے رب یہ ترازو کس کے لئے وزن کرے گا؟ اللہ تعالی فرمائیں گے: میں اپنی خلقت میں سے جس کے لئے چاہوں گا۔

تو فرشتے کہیں گے: سبحانك ما عبدناك حق عبادتك (اے اللہ!) تو پاک ہے، ہم تیری عبادت ویسی نہ کر سکے جیسا کہ تیری عبادت کرنے کا حق تھا۔

[السلسلة الصحيحة:941]

میزان کی کیفیت

نامہ اعمال کے تمام دفتر ایک پلڑے میں ڈال دیے جائیں گے اور کاغذ کا ٹکڑا ایک پلڑے میں ڈال دیا جائے اور گناہوں کے بھرے ہوئے دفتر ہلکے ہو جائیں گے اور کاغذ کا وہ ٹکڑا بھاری ہو جائے گا

ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہاں سے دلیل لی ہے کہ ترازو کے دو پلڑے ہیں اور اسی طرح وہ ترازو جو آج لوگوں کے لیے معمول کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ان کے بھی دو پلڑے ہوتے ہیں۔ اب آج کل الیکٹرونک ترازو اور شمار کرنے والے آلات دوسرے طریقے شروع ہو گئے ہیں لیکن لوگوں کے ہاں قدیم زمانے سے آج تک جو معمول رہا ہے ان میں سے کچھ لوگ وہی دو پلڑوں والا ترازو استعمال کرتے ہیں

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ترازو کا ایک کانٹا اور دو پلڑے ہوتے ہیں۔ اور جب حسن بصری کے پاس ترازو کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ترازو کا ایک کانٹا اور دو پلڑے ہوتے ہیں۔

[شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة: 2210]. [35-الميزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

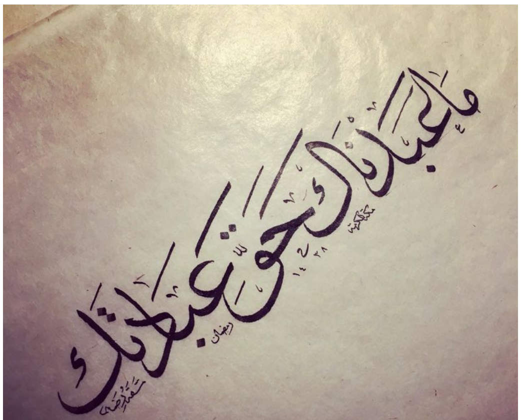

میزان سے مراد حقیقی ترازو

میزان سے مراد حقیقی ترازو ہے اور ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں۔ جیساکہ لغتِ عرب میں لوگ جانتے ہیں کہ "کِفَّتانُ" پلڑوں کو بولا جاتا ہے

میزان کے وقت کی ہیبت

تولنا اور میزان ان مقامات میں سے ہیں جو قیامت کے دن کے انتہائی خوفناک مقامات ہیں اس موقع پر انسان خودکو اور اپنے اہل و عیال اور اپنے احباب کو بھول جائے گا اور اسی چیزمیں مصروف ہوجائے گا جو اس کے سامنے ہوگی۔

یہ ایسا موقع ہوگا جس میں اس کو نتیجے کا انتظار ہوگا کیونکہ اسی تول پر ہی اس کی خوش نصیبی اور بدبختی موقوف ہوگی۔

الميزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان کے پاس ہونا

وہ چیز جو اس مقام کی شدت اور اس کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ترازو کے پاس کھڑے ہوں گے

نضر بن انس بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میرے لیے شفاعت فرمائیں، آپ نے فرمایا: ضرور کروں گا۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں گا؟

آپ نے فرمایا: سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا، میں نے عرض کیا: اگر پل صراط پر آپ سے ملاقات نہ ہو سکے،

تو فرمایا: تو اس کے بعد میزان کے پاس ڈھونڈنا، میں نے کہا: اگر میزان کے پاس بھی ملاقات نہ ہو سکے تو؟

فرمایا: اس کے بعد حوض کوثر پر ڈھونڈنا، اس لیے کہ میں ان تین جگہوں میں سے کسی جگہ پر ضرور ملوں گا۔ -35[الميزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

[سنن الترمذي:2433]

میزان کی باریک بینی

میزان کی باریک بینی کیا ہوگی؟

یہ ترازو باریک بینی کے انتہائی اعلیٰ ترین درجات میں ہوگ، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (الأنبياء:47) اور ہم قیامت کے دن ایسے ترازو رکھیں گے جو عین انصاف ہوں گے۔

"الْقِسْطَ"۔۔۔کا کلمہ عدل و انصاف کی انتہاپر دلالت کرتا ہے، اللہ نے "قسط" کے ساتھ اس کی صفت بیان کی ہے ، وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ (الأنبياء:47)اور ہم قیامت کے دن ایسے ترازو رکھیں گے جو عین انصاف ہوں گے، پھر کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے ایک دانہ کے برابر عمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

یہ انتہائی باریک تولنے والا ترازو ہوگا اس میں کوئی نقص نہیں ہوگا نہ ہی اس میں کوئی غلطی ہوگی،

قیامت کے اس ترازو میں کوئی غلطی کا امکان نہیں ہوگا اور یہ انتہائی باریکی سے انصاف کے ساتھ تولے گا۔-35[الميزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

میزان میں کیا کیا تولا جائے گا

ترازو میں کیا کیا تولا جائے گا؟

بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس دن جو چیز تولی جائے گی وہ اعمال ہی ہوں گے۔

اور ان اعمال کے جسم بنا کر ان کو ترازو میں رکھا جائے گا۔

بنی آدم کے اعمال اور اقوال کا وزن کیا جائے گا۔آپ غور کیجئے کہ ان کے اقوال کو بھی تولا جائے گا۔ [35-الميزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

الطيبي کا کہنا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک حق یہ ہے کہ اس وقت اعمال کو جسم دے دیئے جائیں گے یا ان کو جسموں میں ڈال دیا جائے گا پس اطاعت گزار لوگوں کے اعمال اچھی صورت میں ہوں گے اور برے لوگوں کے اعمال بری شکل میں ہوں گے۔

پھر ان اعمال کا تول اور وزن کیا جائے گا۔-35] الميزان - الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

میزان سے مستثنی لوگ

1۔ ایسے کافر جن کی کوئی نیکی نہیں ہوگی

2۔ ایسے مومن جو بغیر حساب جنت میں جائیں گے

میزان سے مستثنی لوگ

1۔ ایسے کافر جن کی کوئی نیکی نہیں ہوگی

ان کا کہنا ہے کہ وہ کافر جن کا سوائے کفر کے اور کوئی گناہ نہیں ہو گا اور انہوں نے نیکی بھی نہیں کی ہوگی تو وہ حساب اور ترازو میں تولے بغیر جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے

2۔ ایسے مومن جو بغیر حساب جنت میں جائیں گے

اور کچھ مومن ایسے ہوں گے جن کے گناہ نہیں ہوں گے اور ان کی بے تحاشا نیکیاں ہوں گی جو خالص ایمان کے علاوہ ہوں گی ۔یہ لوگ بھی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے ۔جیسے ستر ہزار لوگوں کے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے کا واقعہ ہے۔

اور ان لوگوں کا حال جن کو اللہ ان کے ساتھ ملا دے گا یہ لوگ پل صراط سے اس طرح گزر جائیں گے جیسے کوندنے والی بجلی اور جیسے تیز آندھی اور جیسے عربی نسل کے عمدہ تیز رفتار گھوڑے۔

ان کافروں اور مومنوں کے علاوہ جو لوگ ہوں گے ان کا محاسبہ کیا جائے گا ان کے اعمال ترازوں پر ڈالے جائیں گے۔

بعض علماء کے نزدیک کفار کے اعمال تولے جائیں گے

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ () وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ (المؤمنون:103-102)پھر وہ شخص جس کے پلڑے بھاری ہوگئے تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔ اور وہ شخص جس کے پلڑے ہلکے ہوگئے تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کا نقصان کیا، جہنم ہی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اس سے مراد کافر ہیں

أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ () قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ (المؤمنون:106-105)کیا میری آیتیں تم پر پڑھی نہ جاتی تھیں، تو تم انھیں جھٹلایا کرتے تھے ؟وہ کہیں گے اے ہمارے رب ! ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔

بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ کافر کو کوئی ثواب نہیں ملے گا اور اس کے اعمال عذاب کے بالمقابل ہوں گے اس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی جو قیامت کے دن تولی جائے۔ انہوں نے اللہ کے اس قول سے استدلال کیا ہے

فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (الكهف:105)

سو ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔

کافر کے عمل تولے جانے کی دو صورتیں

اس کے کفر کو ترازو کے ایک پلڑے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اپنی کوئی نیکی نہیں پائے گا جس کو دوسرے پلڑے میں ڈال سکے۔
جو پلڑا خالی ہو گا وہ ہلکا ہو جائے گا اور وہ پلڑا جس میں کچھ بھی نہیں ہو گا وہ اوپر کو اٹھ جائے گا اور جو پلڑا جس میں کفر ہو گا وہ بھاری ہو کر نیچے چلا جائے گا۔

کبھی کافر غلام آزاد کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک ،نیکی کے اعمال اور صلہ رحمی جیسے اعمال کرتا ہے
اور مالی نیکیوں کی تمام اقسام کہ اگر وہ اعمال مسلمان کرتا تو وہ نیکیاں ہوتیں۔
جس کافر کی نیکیاں ہوں گی وہ جمع کر کے ترازو میں رکھی جائیں گی لیکن جب کفر کو ان کے بالمقابل تولا جائے گا تو کفر بھاری پڑ جائے گا

بعض علماء کے نزدیک کفار کی نیکیاں دھول بن کر اڑ جائیں گی

کفار کی نیکیوں کا صلہ دنیا میں ہی مل جانا

کافر نے جو نیکیاں دنیا میں کی ہوں گی ان کا صلہ اس کو دنیا ہی میں دے دیا جائے گا اسی وجہ سے رب العالمین کے پاس آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہو گا نیکیاں اس کو کچھ بھی فائدہ نہ دیں گی لیکن اللہ کا انصاف یہ تقاضا کرے گا کہ اس کے عمل تولے جائیں اس کے وزن کم ہو جائیں وہ جہنم میں داخل ہو گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

کفار کے نامہ اعمال تولے جانے کا خلاصہ

قرطبی نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ ان دفتروں کا وزن کیا جائے گا جن میں اعمال لکھے ہوئے ہیں اور انسان کا خود کا وزن کیا جائے گا

میزان کو قائم کرنے کی حکمتیں

جب اللہ تعالی ہر بندے کا محاسبہ کرلے گا پھر اس کے لیے ترازو قائم کرے گا تاکہ محاسبے کا نتیجہ ظاہر ہو جائے اور تاکہ بندہ اپنے ترازو میں اس محاسبے کی تصدیق کو ظاہری طور پر دیکھ لے۔

پہلی حکمت

اس ترازو میں اللہ تعالی کے اسماء و صفات کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔
اللہ تعالی علم والا، باخبر اور اعمال کو محفوظ کرنے والا ہے۔یہ سارے اسماء کے آثار تولنے کے عمل میں ظاہر ہوں گے۔اللہ پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

دوسری حکمت

اللہ کی قدرت کا بیان ہے کہ وہ اپنی مخلوق کا حساب لینے پر قادر ہے اللہ تعالی ذرے کے وزن کے برابر اعمال کا بھی حساب لینے پر قادر ہے۔پھر اس کا اثر ظاہر ہو جائے گا۔

بندوں کے لیے ظاہر ہو جائے گا کہ اللہ تعالی ذرے کے وزن کا بھی کیسے محاسبہ کرے گا

تیسری حکمت

نیک اعمال اور برے اعمال کرنے والے کے درمیان برابری نہیں ہے

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ قَلِيلًا مَا تَتَذَكَّرُونَ (غافر:58) اور نہ اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتا ہے اور نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور نہ وہ جو برائی کرنے والا ہے، بہت کم تم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ () وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ () وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ () وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ (فاطر:22-19)

اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی۔ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ۔ اور نہ زندے برابر ہیں اور نہ مردے۔ بے شک اللہ سنا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تو ہرگز اسے سنانے والا نہیں جو قبروں میں ہے۔

مومن اور کافر برابر نہیں ہیں ۔ مومن اور فاسق و فاجر لوگ برابر نہیں ہیں، متقی اور نافرمان برابر نہیں ہیں، یہاں تولنے کے عمل میں بندوں کے مختلف درجات کا فرق واضح ہو جاتا ہے

چوتھی حکمت

مومن کو اس ترازو کے تول پر خوشی حاصل ہوگی اور کافر کو ذلت ۔

وہ خوشی جو مومن کو اس وقت حاصل ہوگی جب اس کے ترازو بھاری ہو جائیں گے اور کافر کو غم پریشانی اور شدید ذلت پہنچے گی جب اس کے ترازو ہلکے ہو جائیں گے۔

پانچویں حکمت

حجت تمام ہو جائے گی

ابن ابی العز کہتے ہیں: ہائے نامرادی اور ناکامی اس انسان کی جو قیامت کے دن انصاف کے لیے ترازوں کے نصب کیے جانے کا انکار کرتا ہے جیسے کہ شارح نے خبر دی ہے

کیونکہ اس پر حکمت مخفی ہو گئی ہے اور وہ قرآن وحدیث کی نصوص میں عیب ڈھونڈتا ہے یہ کہہ کر کہ ترازو کی ضرورت اس آدمی کو ہوتی ہے جو سبزی فروش اور دالیں بیچنے والا ہوتا ہے۔

اس سے مرادیہ ہے کہ کچھ لوگوں نے میزان میں طعن کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ اس کی ضرورت صرف بندوں کو ضرورت ہے۔

اللہ تعالی کا عدل ظاہر ہو جائے گا

میزان کو بھاری کرنے والے اعمال

انسان کو اس بات کی حرص رکھنی چاہیے ہے کہ قیامت کے دن اس کا ترازو بھاری ہو کیونکہ اسی میں کامیابی اور فلاح ہے

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی وَأَخْسِئْ شَیْطَانِی وَفُكَّ رِهَانِی وَاجْعَلْنِی فِی النَّدِیِّ الأَعْلَی

سنن ابی داود: [5056]

”اللّٰہ کے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھ دیا ۔ اے اللہ ! میرے گناہ بخش دے ، میرے شیطان کو دور کر دے ، میرے نفس کو (آگ سے) آزاد کر دے اور مجھے اعلیٰ و افضل مجلس والوں میں بنا دے ۔“

بسم الله وضعتُ جنبي، اللهم اغفر لي ذنبي، واخسأ شيطاني، وفك رهاني، وثقّل ميزاني، واجعلني في النّدي الأعلى» .

انسان کو ان اعمال کی حرص کرنی چاہیے جو وزن کو بھاری کردے،
اور اس عمل کو بجا لائیں

ان میں سب سے پہلا اور سب سے عظیم عمل کلمہ توحید "لا إلہ إلا اللہ "ہے۔

بعض سلف صالحین نے اس چیز کا سبب پوچھا کہ بالعموم نیکی کرنا بھاری کیوں ہوتا ہے اور برائی کرنا آسان اور ہلکا کیوں ہوتا ہے؟
یعنی برائیاں آسان ہیں، فجر کی نماز بھاری ہے۔تو انہوں نے کہا کیونکہ نیکی کی کرواہٹ اور تلخی موجود ہوتی ہے اور اس کی لذت اور حلاوت غائب ہوتی ہے۔نیکی نفس پر گراں ہوتی ہے، قیامت کے دن یہ کڑواہٹ لذت میں بدل جائے گی، کیونکہ اس کا اجر و ثواب دنیا میں نہیں ملتا اس لئے مشکل لگتا ہے، لیکن گناہ کی لذت دنیا میں زیادہ ہے اور آخرت میں وہ کڑواہٹ میں بدل جائے گی۔

میزان میں بھاری اعمال

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا وزن

نوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ دوسرا پلڑا جھک جائے گا۔ [مسند احمد:6750]

شہادتین کا وزن

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل ساری مخلوق کے سامنے میرے ایک امتی کو باہر نکالے گا اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے گا جن میں سے ہر رجسٹر تاحد نگاہ ہوگا اور اس سے فرمائے گا کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے محافظ کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں اے میرے رب ! ۔ اللہ فرمائے گا کیا تیرے پاس کوئی عذر یا کوئی نیکی ہے؟ وہ آدمی کہے گا نہیں اے میرے رب !

اللہ فرمائے گا کیوں نہیں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا چنانچہ کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں یہ لکھا ہوگا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللہ فرمائے گا اسے میزان کے پاس حاضر کرو وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب ! کاغذ کے اس ٹکڑے کا اتنے بڑے رجسٹروں کے ساتھ کیا مقابلہ؟

اس سے کہا جائے گا کہ آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا چنانچہ ان رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا ان کا پلڑا اوپر ہو جائے گا اور کاغذ کے اس ٹکڑے والا پلڑا جھک جائے گا کیونکہ اللہ کے نام سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں جو رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ [مسند احمد:6994]

حسن خلق

نبی ﷺ نے فرمایا: میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں۔

[سنن أبي داود: 4801]

لمبی خاموشی

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا: اے ابوذر ! کیا میں تمہیں وہ دو خصلتیں نہ بتا دوں جو پشت پر دوسری چیزوں سے ہلکی ہیں اور میزان میں بہت بھاری ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول !

آپ ﷺ نے فرمایا: تم اچھے اخلاق اور لمبی خاموشی کو لازم پکڑ لو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! مخلوقات نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو ان (دو نیکیوں) کے برابر ہوں۔

[السلسلة الصحيحة: 1938]

زبان سے ہلکے میزان میں بھاری

نبی ﷺ نے فرمایا: دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں، ترازو میں بہت بھاری اور رحمان کو محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ

[البخاری: 6406]

میزان کو پورا بھرنے والا عمل

الْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلأُ الْمِیزَانَ [صحیح مسلم:556]

نبی ﷺ نے فرمایا: الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔

میزان کو آدھا بھرنے والا عمل

سُبْحَانَ اللّٰہِ نِصْفُ الْمِیزَانِ [مسند احمد:18287]

نبی ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے۔

جنازے اور دفن میں حاضری، احد پہاڑ سے وزنی عمل

نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور نماز جنازہ میں شریک ہو اسے ایک قیراط ثواب ملے گا، اور جو شخص دفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے وہ ایک قیراط میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

[مسند احمد:21201]

قال رسول اللّٰه ﷺ :

كلمتان خفيفتان على اللسان

ثقيلتان في الميزان حبيبتان إلى الرحمن

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

زبان کی ادائیگی کے لحاظ سے 150 میزان میں 1500 کے برابر

نبی ﷺ نے فرمایا: دو عمل ایسے ہیں اگر کوئی مسلمان بندہ ان کی پابندی کرلے تو جنت میں داخل ہوگا، اور وہ بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔

(ایک یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس بار "سبحان اللہ" دس بار "الحمدللہ" اور دس بار "اللہ اکبر" کہے۔ تو زبان کی ادائیگی کے اعتبار سے ایک سو پچاس بار ہے۔ اور ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہونگے۔

اور دوسرا یہ کہ سوتے وقت 34 بار اللہ اکبر، 33 بار الحمدللہ، 33 بار سبحان اللہ کہے۔ یہ زبان سے تو سو ہوئے اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔

[سنن أبي داود:5067]

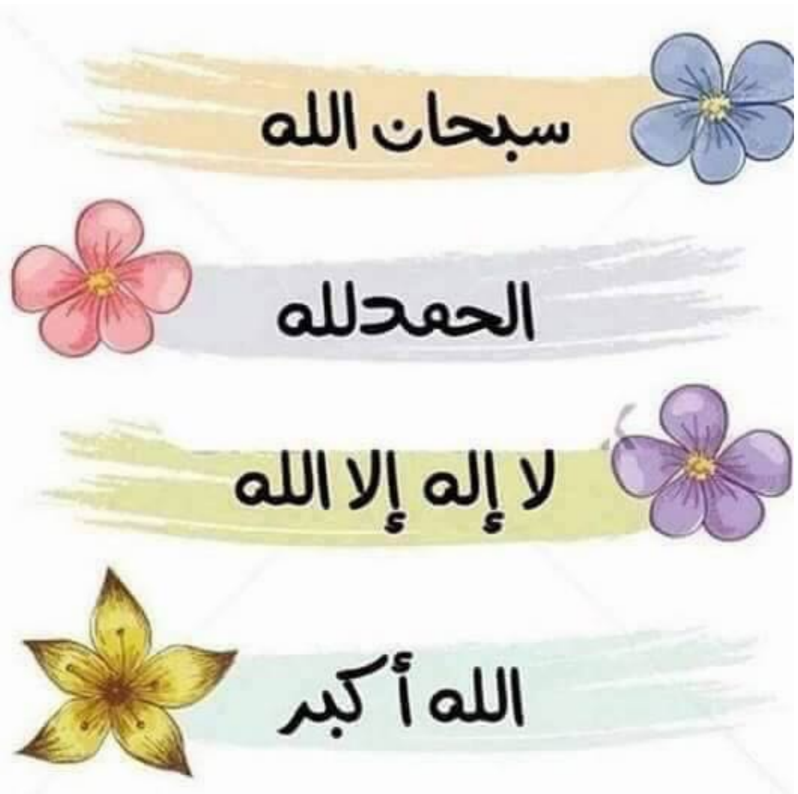

جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح سویرے ان کے ہاں سے باہر تشریف لے گئے، اس وقت وہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں تھیں، پھر دن چڑھنے کے بعد آپ ﷺ ان کے پاس واپس تشریف لائے تو وہ (اسی طرح) بیٹھی ہوئی تھیں۔آپ نے فرمایا: تم اب تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں،

نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے (ہاں سے جانے کے) بعد میں نے چار کلمے تین بار کہے ہیں، اگر ان کو ان کے ساتھ تولا جائے جو تم نے آج کے دن اب تک کہا ہے تو یہ ان سے وزن میں بڑھ جائیں: "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ عَدَدَ خَلْقِہِ وَرِضَا نَفْسِہِ وَزِنَۃَ عَرْشِہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہِ" پاکیزگی ہے اللہ کی اور اس کی تعریف کے ساتھ، جتنی اس کی مخلوق کی گنتی ہے اور جتنی اس کو پسند ہے اور جتنا اس کے عرش کا وزن ہے اور جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔ [صحیح مسلم:7088]

پانچ چیزوں کا اجر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں کیا خوب ہیں اور میزان میں کتنی بھاری ہیں

(1)۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰہُ،

(2)۔ اور اللّٰہُ أَکْبَرُ،

(3)۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ،

(4)۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،

(5)۔ اور وہ نیک اولاد جو فوت ہوجائے اور اس کے ماں باپ اس پر اجر کی نیت سے صبر کریں۔

[مسند احمد:15662]

فی سبیل اللہ گھوڑے کا کھانا، پینا، پیشاب اور لید میزان میں تولا جانا

نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ پر ایمان کے ساتھ اور اس کے وعدہ ثواب (کو جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا وقف کر دیا۔ تو اس گھوڑے کا جی بھر کے کھانا، پینا اور اس کا پیشاب اور لید سب قیامت کے دن اس کے ترازو میں ہوگا۔

[البخاری:2853]

بندوں کو بھی تولا جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میزان قائم کیے جائیں گے ایک آدمی کو لا کر ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اس پر اس کے گناہ لاد دیئے جائیں گے اور وہ پلڑا جھک جائے گا اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا جب وہ پیٹھ پھیرے گا تو رحمان کی جانب سے ایک منادی پکارے گا جلدی نہ کرو جلدی نہ کرو اس کی ایک چیز رہ گئی ہے۔

چنانچہ کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں یہ لکھا ہو گا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پھر اسے اس آدمی کے ساتھ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا تو اس سے میزان جھک جائے گا۔

[مسند احمد:7066]

اللہ کے نیک بندوں کا وزن

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ پیلو کی مسواک چن رہے تھے، ان کی پنڈلیاں پتلی تھیں، جب ہوا چلتی تو وہ لڑکھڑانے لگتے تھے، لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے لگے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کیوں ہنس رہے ہو؟ لوگوں نے کہا اے اللہ کے نبی ! ان کی پتلی پتلی پنڈلیاں دیکھ کر،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ دونوں پنڈلیاں میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہیں۔

[مسند احمد:3991]

میزان میں بے وزنی اعمال

کفار کے اعمال

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (الكهف:105)

یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا، تو ان کے اعمال ضائع ہوگئے، سو ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔

میزان میں بے وزن شخص

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھر کم موٹا تازہ شخص آئے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی کوئی وزن نہیں رکھے گا اور فرمایا کہ پڑھو فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (الکھف: 105) سو ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔

[صحیح البخاری:4729]